مشکلے نیست کہ رساں نشود
مرد و باید کہ ہراسان نشود

خودکشی

از قلم:

حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ مولانا **فیض احمد اویسی** رحمہ اللہ تعالیٰ

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

مشکلے نیست کہ رساں نشود
مرد و باید کہ ہراساں نشود

خودکشی

از قلم:
حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا **فیض احمد اویسی** رحمہ اللہ تعالی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

details

کتاب یا رسالے کا نام	خودکشی
مصنف یا مؤلف	علامہ مفتی فیض احمد اویسی
موضوع	اصلاح معاشرہ
تخریج و تصحیح	ابو ثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری المدنی
ناشر	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ	PURE SUNNI GRAPHICS
سَنہ اشاعت	NOVEMBER 2022 (RABIUL AAKHIR 1444)
صفحات	43

© All Rights Reserved.
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL
info@abdemustafa.in

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
AMO ABDE MUSTAFA OFFICIAL

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	3
پیش لفظ	5
دیباچہ	8
مقدمہ	9
خُودکُشی کا حکم از قرآنِ مجید	12
”خلود“ کا معنی اور اس کا استعمال	12
شانِ نُزول	13
غلط خیالی کا ازالہ	13
دوزخ یا خدائی جیل خانہ	14
انتباہ:	19
مسلمان اور خُودکُشی	20
آسان علاج	20
خُودکُشی کرنے والا مرد ہو یا عورت کا انجام	21
خُودکُشی کرنے والا جہنمی	21

فائدہ:	23
افاداتِ اُویسی	23
خُودکُشی کی اقسام از احادیث مبارکہ	24
فائدہ:	28
قتل اور خُودکُشی:	31
احادیث مبارکہ:	32
فائدہ:	32
فائدہ:	35
فائدہ:	37
اختتامیہ	38
ماخذومراجع	39
ہماری دوسری اردو کتابیں	42

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام

کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

یہ دنیا ہے اس میں سردی گرمی بھی ہے، خزاں بہار بھی اور دکھ وسُکھ انسان کے ساتھ ہیں اور کبھی وہ یُسر میں ہوتا ہے تو کبھی عُسر میں، کبھی حالتِ صحت میں ہوتا ہے اور کبھی بیماری میں۔

ایک مسلمان ان تمام حالات کو من جانب اللہ گردانتا ہے اور انہیں تقدیر کے حوالے کرتا ہے اوراللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے کہ حدیث شریف میں ہے: أَنَا عِنۡدَ ظَنِّ عَبۡدِی بِی اور صابر رہتا ہے کہ فرمان ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ اور شاکر رہنا ہے کہ فرمان ہے لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ ۔اس طرح وہ ہر حال میں مطمئن رہتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ حالات ہمیشہ نہیں رہیں گے کہ قرآن میں ہے:

اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ یُسۡرًا

یہی مسلمان اگر دین سے دُور ہو، اس کے اعتقادات ونظریات میں کمزوری آجائے، اس کے ذاتِ خدا پر بھروسے میں پختگی نہ رہے، تقدیر پر ایمان ایسا پختہ نہ رہے کہ جیسا ہونا چاہے تو بہت سے ایسے واقعات رونما ہونے لگتے ہیں کہ جن کا رونما ہونا ایک مسلمان کی شان کے لائق نہیں۔

پھر حوادثِ زمانہ کے اثرات کا ظہور ہر شخص پر یکساں نہیں ہوتا۔ بعض تو ایسے

ہوتے کہ بڑے سے بڑا حادثہ ان پر اثرانداز نہیں ہوتا اور بعض وہ ہوتے ہیں کہ جن پر حوادث کا اثر معمولی ہوتا ہے اور کچھ تو حوادث اثرات کو بہت زیادہ لیتے ہیں اور اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور پھر ان کا اثرات کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ کچھ لوگ حوادثات کی صورت میں اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں اور کچھ برداشت کی تاب نہ لاکر کوئی بیمار، تو کوئی زندگی ہی ہار جاتا ہے مگر اُس میں ان کا اپنا کوئی فعل شامل نہیں ہوتا۔

اور وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات سے دُور اور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کے فرمان کو فراموش کر چکے ہوتے ہیں وہ ایسے حالات میں اپنی زندگی کے درپے ہوجاتے ہیں اور زندگی کے خاتمے کے لئے مختلف طریقے اپناتے ہیں جیسا کہ قارئین پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور اسے ''خُودکُشی'' کا نام دیا جاتا ہے۔

اس فعل کا قبیح ہونا ہر ذی شعور انسان پر عیاں ہے۔ اسلام نے بھی اپنی تعلیمات میں اس کی قباحت کو عیاں کیا ہے اور اس سے روکنے کی علماءِ دین نے اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ ان میں ایک حضور فیض ملت، مُفسّرِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا اور اس موضوع پر جو کچھ جمع فرمایا اور جو کچھ لکھا وہ ایک بھٹکے ہوئے کو راہِ راست پر اور زندگی سے مایوس شخص کو زندگی کی طرف لانے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ رسالہ ہنوز مخطوط تھا حضرت فیض ملت کے ایک مرید نے اسے کمپوز کیا تو دیکھنے

کے بعد میں نے ہمارے ادارے میں مُتَخصّص فِی الفِقہِ الاسلامی ابوثوبان محمد کاشف مشتاق عطاری مدنی کودے کراس میں وردنصوص کی تخریج کے کہااور اُنہوں نے اپنے کثیر مشاغل میں سے وقت نکال کر یہ کام مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں کی کاوشوں کوقبول فرمائے۔

ادارہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) اپنی اشاعت کے 314پر شائع کرنے کا اہتمام کررہاہے۔

دعاہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے میں ادارہ کی سعی کواپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اوراس کاوش کوعوام وخواص کے لئے مفید بنائے۔آمین

فقط

محمدعطاء اللہ نعیمی

خادم الحدیث الإفتاء بجامعۃ النور

جمعیۃ اشاعۃ اهل السنۃ (پاکستان)

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دورِ حاضرہ میں بہت سے بے وقوف پاگل قسم کے لوگ زندگی کے معاملات سے تنگ آکر خُود کُشی کر لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے وہ زندگی کی تلخیوں سے نجات پا گئے حالاں کہ وہ خُود کُشی کے بعد بلا تاخیر دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی۔ (اِن شاءاللہ تعالیٰ) ایسے پاگلوں کو اس فعل سے بچانے کے لئے فقیر نے رسالہ ''خُود کُشی'' لکھا ہے۔

ممکن ہے کہ کسی بندہ خدا کو فقیر کی یہ محنت کام آجائے۔ اِس سے اُس کا بھلا ہو گا اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت۔ یہ رسالہ فقیر نے عزیزم حاجی محمد اسلم قادری اویسی () کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کی اشاعت کر کے آخرت کا سرمایہ بنائیں اور عوامِ اہلِ اسلام کو راہِ ہدایت نصیب ہو۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡم

وصلی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ حبیبه الکریم الرؤف الرحیم وعلیٰ آله الطّیّبین

و أصحابه الطّاھرین وأولیاء أمته الکاملین وعلماء ملّته الراسخین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوصالح **محمد فیض احمد اُویسی** رضوی غُفِرلہٗ، بہاولپور۔ پاکستان

۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ بروز جمعۃ المبارک

مقدمہ

مسلمان کے لئے یہ دنیا قید خانہ ہے اور ظاہر ہے کہ قید خانہ میں پریشانیوں کے سوا اور کیا ہے۔ اس قید خانہ سے نکل کر آخرت کی زندگی میں ہمیشہ رہنا ہے؛ لہٰذا چند روزہ پریشانیوں کی پرواہ کئے بغیر آخرت کی بھلائی کا سوچنا چاہیے یہاں سے مسلمان خیر و بھلائی سے گزرا تو آخرت میں خیر ہی خیر ہے۔ اگر خدانخواستہ دنیا سے کسی غلطی کا ارتکاب کرکے مرا تو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رہے گا۔

خُودکُشی کرنے والا سوچ لے کہ پریشانیوں کے گھیرے سے تنگ آکر جو کام کررہا ہے وہ اس دنیوی پریشانیوں سے بڑھ کر کئی گنا زائد نہ صرف پریشانیوں میں پھنسے گا، بلکہ سخت قسم کے جہنم کے عذابوں میں مبتلا رہے گا۔ دنیوی پریشانیوں سے تو چھٹکارا ہو بھی سکتا ہے لیکن آخرت بلکہ قبر میں جاتے ہی جن عذابوں میں گرفتار ہوگا ان سے نجات مشکل سے مشکل تر ہے ۔ اسی لئے دنیوی پریشانیوں پر صبر کرلے اور حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ہے:

«اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ»

یعنی، صبر کشادگی اور نجات کی کنجی ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہ کا تجربہ ہے کہ بڑی سے بڑی اور سخت مشکل پر صبر کرنے سے ایسے اسباب بن جاتے ہیں جن کا انسان کو وہم تک نہیں ہوتا جن سے بعد کو صبر کی برکت سے شاد و آباد ہو جاتا ہے۔

خُودکُشی کے اسباب میں سب سے بڑا سبب دنیوی معاملات میں ایسی پیچیدگی درپیش آجائے کہ اس سے نجات کا راستہ دور تک نظر نہ آئے مثلاً رزق روزی کی کمی، بیروزگاری، آل واولاد اور دیگر اقارب ورشتہ داروں کی طرف سے تنگی تلخی، نوجوانوں کو ماں باپ اور دیگر عزیزواقارب کے ظلم وستم کا غم، نفسیاتی خواہشات سے مغلوب ہوکر بھی کبھی خُودکُشی کا ارتکاب ہوجاتا ہے مثلاً اپنی مطلوبہ سے شادی وبیاہ نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

خُودکُشی کے وقت انسان یہ سمجھتا ہے کہ موجودہ قلق و پریشانی سے جان چھوٹ جائے گی یا میرے ماں باپ کو اس کے لئے احساس ہوگا یا احباب افسوس کریں گے کہ کاش ہم اس کی خواہش پوری کردیتے تو وہ ہم سے جدا نہ ہوتا لیکن اُسے یہ معلوم نہیں کہ کیا خُودکُشی کے بعد وہ پھولوں کی سیج پر جاکر بیٹھے گا یا اس کے مرنے کے بعد اس کی آرزو پوری ہوجائے گی یا خُودکُشی کے بعد اس کے ماں باپ، بھائی بہن، یار دوست اور دیگر عزیزواقارب اس کی ناز برداری کرکے اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے ہرگز نہیں بلکہ خُودکُشی کے بعد اسے فوراً جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور سخت سے سخت ترین عذاب میں مبتلا کردیا جائے گا، پھر لمحہ بھر بھی اسے عذاب سے مہلت نہ دی جائے گی اور ہمیشہ کے عذاب میں تڑپتا رہے گا اور جس پریشانی واضطراب کی وجہ سے خُودکُشی کی اس سے نہ صرف پریشانی اور اضطراب بڑھا بلکہ دائمی عذاب میں مبتلا ہوا۔

کوئی بھی پریشانی اور مشکل درپیش ہو تو صبر سے بڑھ کر اس کا کوئی علاج نہیں۔ صبر کرنے کے دوران یہ سوچتا رہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے لئے کریم ہے، رحیم ہے، ماں

باپ سے بہت زیادہ مہربان ہے اوراس کی رحمت کا تصور ہر وقت سامنے رکھے۔ حدیث شریف میں ہے:

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

یعنی، صبرکشادگی کی کنجی ہے۔

صبر سے اِن شاءاللہ تعالیٰ مشکل حل ہوجائے گی؛اسی لئے کسی بزرگ نے فرمایا ہے:

مشکلے نیست کہ رساں نشود

مرد و باید کہ ہراسان نشود

کوئی ایسی مشکل نہیں کہ رساں(آسان)نہ ہو،انسان کو چاہیے کہ ہراساں(پریشان)نہ ہو۔

فقیر کا تجربہ ہے کہ صبر کی برکت سے زیادہ وقت نہ گزرے گا کہ بحران ختم ہوجائے گا اور بقایا زندگی آرام و سکون سے بسر ہوگی ۔ اگر کوئی صبر نہیں کرتا،واویلا کرتا ہے اور شور مچاتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں؛اس لئے کہ جو اس کے لئے لکھا گیا ہے اسے ملے گا۔اگر اس سے بڑھ کر خُودکُشی کرتا ہے تو وہ خود ہی جہنم میں چھلانگ لگارہا ہے،اس بُرے کام کی سزا سخت ہے۔فقیر مختصر عرض کرتا ہے۔

فقط

والسلام

خُودکُشی کا حکم از قرآنِ مجید

خود کو قتل کرنا یا جان لیوا دوائی پی کر مرنا ایسا ہے جیسے مسلمان کو قتل کرنا اور مسلمان کو عمداً قتل کرنا سخت گناہ اور اشد کبیرہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔

پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یا قاتل اس قتل کو حلال جانتا ہو تو یہ کفر بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا

ترجمہ: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا بڑا عذاب۔ (کنزالایمان)

”خلود“ کا معنی اور اس کا استعمال

”خلود“ مدتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدتِ دراز کے لئے جہنم ہے۔ ”خلود“ کا لفظ مدتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہے تو قرآنِ کریم میں اس کے ساتھ لفظ ”اَبدًا“ مذکور نہیں ہوتا اور کفّار کے حق میں ”خلود“

بمعنی دوام آیا ہے تو اس کے ساتھ "ابد" بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔

شانِ نُزول

یہ آیت مُقیّس بن خبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دیت ادا کردی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کر دیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہو گیا اور مرتد ہو گیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا۔ (خزائن العرفان)

اور مرتد کی سزا دائمی عذاب ہے کیوں کہ قرآنِ مجید میں جہاں بھی مرتد کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے عذاب کی نوید "خَالِدًا اَبَدًا" سنائی ہے۔ یہی حال خُودکُشی کرنے والے کا ہے لیکن اس کے لئے "خَالِدًا اَبَدًا" تب ہے جب کہ اس نے حلال سمجھ کر یہ عمل کیا ہو لیکن اس کی نیت کا ہمیں علم نہیں، خدا جانے اور وہ۔

غلط خیالی کا ازالہ

ممکن ہے کہ بعض لوگ دوزخ کو آسان سمجھتے ہوں یا اس تصوّر میں ہوں کہ اللہ رحیم اور کریم ہے، خُودکُشی کرنے والے کی غلطی معاف کر دے گا وغیرہ وغیرہ، یہ سب شیطانی وسوسے ہیں؛ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے شک رحیم و کریم ہے اور اس سے بڑھ کر سچا بھی کوئی نہیں۔ اپنے لئے اُس نے فرمایا:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ (کنزالایمان)

اور فرمایا:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ (کنزالایمان)

جب اس نے وعید فرمائی ہے کہ قاتلِ نفس کو ضرور ضرور دوزخ میں ڈالے گا تو اس میں شک ہی کیا ہے کہ خُودکُشی کرنے والا جہنم میں نہ جائے۔ ایک بار تو ضرور جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کا قول سچا ہو، پھر اگر وہ مومن ہے تو ممکن ہے اسے بخش دیا جائے لیکن دوزخ میں ایک بار جانا اور مدت کا کوئی علم نہیں پھر وہ کب نکالا جائے اور دوزخ آرام دہ گھر نہیں اس کے متعلق ذہن نشین کرلیں وہ سزایافتہ لوگوں کے لئے خدائی جیل خانہ ہے۔ دوزخ کا تعارف ملاحظہ ہو:

دوزخ یا خدائی جیل خانہ

حضرت علامہ حکیم، استاذالاساتذہ، مولانا امجد علی اعظمی "بہارِ شریعت" میں لکھتے ہیں:

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصوّرات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شَمّہ (قلیل مقدار) ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ اِدراک کی (سوچی یا سمجھی) جائے، ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا۔ قرآنِ مجید و احادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں، ان میں سے کچھ اِجمالاً بیان کرتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ

مانگتا ہے، جہنم کہتا ہے اے رب! یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اس کو پناہ دے۔ قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو! دوزخ سے ڈرو۔

ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے۔ جہنم کے شرارے اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے۔ آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے۔ یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔ جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کَھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالاں کہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔ سب سے ہلکے درجہ کا جس پر عذاب ہو گا، اس سے اللہ عزّوجل پوچھے گا کہ اگر ساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دیدے گا؟ عرض کرے گا۔ ہاں! فرمائے گا کہ جب تُو پُشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا۔

جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہو گئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ نِری سیاہ ہے۔ جس میں روشنی کا نام نہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہا کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہَیبت سے مر

جائیں اور بقسم بیان کیا کہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ یہ دنیا کی آگ [جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ] خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔

دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالاں کہ یہ پانچ سو برس کی راہ ہے۔

پھر اُس میں مختلف طبقات وَادی اور کوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے۔ یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔

بُختی اونٹ کی گردن برابر بچھو اور اللہ تعالیٰ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (جلی ہوئی تہ) کی مثل سخت کھولتا پانی پینے کو دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب

ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی، سر پر گرم پانی بہایا جائے گا، جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، خاردار تُھوہڑ() کھانے کو دیا جائے گا، وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش وبدبُو سے تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کر دے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گا اس کے اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کُھولتا پانی دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب آتے ہی مونھ کی ساری کھال گل کر اس میں گِر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی۔

پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس (یعنی انتہائی شدید پیاس) کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک علیہ السلام داروغہ جہنم (جہنم کے محافظ) کو پکاریں گے کہ اے مالک! (علیہ السلام) تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو، اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے! ہزار برس تک ربّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو۔ اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نا اُمید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے۔

ابتداً آنسو نکلے گے، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا

کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔

جہنمیوں کی شکلیں ایسی کریہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مر جائیں۔

اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لیے تین دن کی راہ ہے۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی۔ کھال کی موٹائی بیالیس ذراع (یعنی بیالیس ہاتھ) کی ہوگی۔ زبان ایک کوس () دو کوس تک مونھ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے، بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آ لگے گا۔

ان مضامین سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کفّار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل احسنِ تقویم (اچھی صورت) ہے۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے، کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قُفل (تالا) لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب

بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔

جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لاکر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی (پکارنے والا) جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا، وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں! یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گا اے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار! ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور اِن کے لیے غم بالائے غم ()۔

نَسْأَلُ اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

انتباہ:

مسلمان تو اس جیل خانہ کا حال سن کر کانپ اُٹھے گا خُودکُشی تو کیا کوئی گناہ صغیرہ، کبیرہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کر سکے گا۔ ہاں! جس کی بدقسمتی ہے وہ بے شک جرائم کا مرتکب ہو کر خود بخود دوزخ میں چھلانگ لگا دے اسے ہم کب روک سکتے ہیں۔

ہاں! کفار و مشرکین، ہندو و سکھ اور یہود و نصاریٰ نہ مانیں تو وہ مجبور ہیں کیوں کہ ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

ترجمہ: توکیاوہ قرآن کوسوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں۔(کنزالایمان)

مسلمان اور خُودکُشی

مسلمان کویقین ہے کہ اس پر موت آئے گی اور یہ بھی اسے یقین ہے کہ جرائم کی سزا بھگتنی پڑے گی لیکن اس کے باوجود جرائم کرتا ہے اور خُودکُشی کرنے والا تو ویسے بھی حالات کی سنگینی کی وجہ سے اندھا ہوکر خُودکُشی کرلیتا ہے اس کی وجہ اس کی دینی اسلامی تعلیم سے جہالت ہے۔اگر وہ دینی اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرے یا کسی سنی عالم دین یا مردِ صالح کی صحبت اختیار کرے تو اس سے ایسا جان لیوا جرم سرزد نہ ہو، لیکن افسوس ہے کہ موجودہ نسل دونوں باتوں سے محروم ہے۔

اسلامی کتابیں پڑھنا تو دَرکنار ان کا نام سن کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ فحش اور گندے لٹریچر کا خوگر ہے یہی گندے لٹریچر اسے ایسے غلیظ اور گندے عمل خُودکُشی پر مجبور کرتے ہیں ۔اگر وہ اس گندے لٹریچر کے پڑھنے سے باز آجائے اور اسلام کی اخلاق ساز کتابیں، حکایتیں پڑھے تو اس قسم کی حرام موت سے محفوظ ہوجائے گا۔

آسان علاج

اسلامی کتاب "جو آخرت سنوارنے والی ہو" کے مطالعہ کے ساتھ چوبیس گھنٹوں میں نماز وغیرہ کی پابندی کے ساتھ کسی سُنّی عالم دین یا کسی نیک آدمی کے پاس چند لمحات بیٹھنے کی عادت بنالے تو اِس کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی معزز و مکرم ہوگا۔اس طرح بے شمار نوجوانوں کی زندگی سدھر جائے گی۔

خُودکُشی کرنے والا مرد ہو یا عورت کا انجام

دنیا ہے بھی پریشانی کا گھر، نت نئی پریشانی مہمان بنی رہتی ہے کیوں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

یعنی، یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اسی لئے مسلمان اس سے نہ گھبرائے، ان پریشانیوں سے آخرت میں بہت بڑا انعام عطا ہو گا۔ اگر کوئی بے صبری کر کے خُودکُشی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا انجام جہنم کے سوا اور کچھ نہیں۔

خُودکُشی کرنے والا جہنمی

غزوہ خیبر میں ایک شخص نے بے مثال جنگ کی اور کسی مشرک کو نہ چھوڑا۔ چنانچہ صحابہ کرام آپس میں کہنے لگے کہ ایسی جرأت و کارکردگی میدان جنگ میں ہم میں سے کسی کی نہیں۔ صحابہ نے حضور ﷺ کو اس کی خبر پہنچائی اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص ایسے کارنامے سرانجام دے رہا ہے جو کسی اور نے انجام نہیں دیئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خبردار ہو جاؤ اور جان لو کہ وہ شخص بلاشبہ اہلِ نار میں سے ہے“۔

اس پر مسلمانوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ وہ شخص تو معرکۂ کارزار میں ایسی جواں جگری سے مشرکوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہے اور حضور اکرم ﷺ ایسا فرما رہے

ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ حقیقتِ حال کیا ہے،قریب تھا کہ شک کے گرداب میں مبتلا ہوجائیں اس پر ہم میں سے ایک شخص نے کہا:

”آج میں اس کے ساتھ رہتا ہوں اور ساتھ ساتھ پھرتا ہوں تاکہ دیکھوں کہ حقیقتِ حال کیا ہے ؟“

دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کے پیچھے لگ گیا اور جہاں وہ جاتا میں بھی جاتا اور جہاں وہ کھڑا ہوتا میں بھی کھڑا ہوجاتا اور جہاں وہ تیزی دکھاتا میں بھی تیزی کرتا۔ اس نے بڑی شدت سے جنگ کی اور بڑی بے جگری سے لڑا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہوگیا اور اپنے شدید مجروح ہونے سے تنگ آگیا اور اس نے اپنے تلوار کے دستہ کو زمین پر رکھ کر اس کی نوک کو اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا اور اس پر جھول گیا۔ اس طرح اس نے اپنی جان کو ہلاک کرلیا۔

بہر تقدیر جب اس شخص نے جو اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اس کی یہ حقیقتِ حال دیکھی تو وہ دوڑتا ہوا حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: "اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "[میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں]فرمایا: کیا بات ہے اور کیوں تجدید شہادت کرتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ !اُس شخص نے مشرکوں کے ساتھ خوب جنگ کی اور آپ نے خبر دی کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ہم لوگوں کو آپ کی یہ خبر بڑی گراں گزری۔ میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ بہت شدید زخمی ہوگیا اور اس نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کردیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

"قاتلِ نفس اور خُودکُشی کرنے والا جہنم میں ہے۔آدمی ظاہر میں جنت کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ نار میں سے ہوتا ہے"

فائدہ:

مطلب یہ کہ اپنے عمل پر مغرور نہیں ہونا چاہیے اور دوسرا شخص ظاہر میں اہلِ نار کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہوتا ہے۔()

[اس واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد شیخ محقّق، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی لکھتے ہیں:

یادرہے کہ! ہر قاتلِ نفس، اہلِ نار سے ہے مگر یہ کہ وہ خُودکُشی کو حلال جانتا ہو یا یہ مراد ہو کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے اگر حق تعالیٰ اسے نہ بخشے۔ امام قسطلانی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ نیز فرمایا کہ ممکن ہے کہ وہ منافقین میں سے ہو یا قتلِ نفس کو حلال جاننے کی وجہ سے مرتد ہو گیا ہو اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ خبر دینا کہ "وہ اہلِ نار میں سے ہے" اسی بناء تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: منادی کردو کہ مومن کے سوا جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مردِ فاجر سے بھی تائید و تقویت لیتا ہے۔

افاداتِ اُویسی

یہ حدیثِ مذکور صحاح سے ہے اس سے فوائد ذیل حاصل ہوئے:۔

☆ نیکیوں کے انبار ہوں اور عقیدہ صحیح نصیب نہ ہو اس کا انجام دخولِ نار ہے جیسے شخص مذکور کا حال ہے کہ جہاد جیسی افضل عبادت میں نہ صرف مصروف تھا بلکہ غازی

بن کر بے شمار کافروں کو جہنم رسید کیا لیکن چوں کہ حضور اکرم ﷺ سے بغض رکھنے والا منافق تھا اسی لئے جہنم رسید ہوا۔

☆ نجات یا گرفت کا دارومدار خاتمہ پر ہے جیسے شخص مذکور کیسی محبوب عبادت میں مشغول تھا لیکن خُودکُشی کر کے مرا اسی لئے جہنم میں گیا۔

☆ حضور نبی پاک ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم غیب عطا ہے؛ اسی لئے لوگ ظاہر کو دیکھتے ہیں آپ ﷺ کی نگاہ باطن اور انجام پر ہوتی ہے جیسے شخص مذکور بظاہر تو نیکی کا کام کر رہا تھا لیکن آپ ﷺ نے قبل از وقت اس کے انجام کی بربادی کی خبر دے دی۔

☆ صحابہ کرام کو حضور اکرم ﷺ کے ارشادِ گرامی پر شک نہ تھا لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس کے انجام کی بربادی کس بُرے عمل سے ہوئی۔

☆ چوں کہ وہ شخص منافق تھا؛ اسی لئے قطعی طور پر اسے جہنمی کہا جائے گا ورنہ خُودکُشی فسق تو ہے کفر نہیں، جیسے گزرا۔

خُودکُشی کی اقسام از احادیث مبارکہ

مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی خیر خواہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ تمام مخلوق کے ساتھ، ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد واقربا اور تمام احبا ودوستوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ دوسرے کو قتل کرنا اور خود کو جان سے ختم کر دینا یعنی خُودکُشی کرنا ایک ہی بات ہے۔

[امام فقیہہ ابو اللیث سمرقندی نے اپنے رسالہ ''قرۃ العیون ومفرح القلب

المخزون'' میں قتل نفس کی مذمت کے بارے میں ایک مکمل باب قائم کیا ہے یہاں بطور اقتباس کچھ مضامین ذکر کئے جاتے ہیں۔]

چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

ترجمہ: اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کر رکھا بڑا عذاب۔ (کنزالایمان)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خُودکُشی کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا، فرشتے اُس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابد الآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور میری شفاعت سے محروم ہوگا اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایا اور وہ مر گیا تو فرشتے ابد الآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اُسے گراتے رہیں گے اور خُودکُشی کرنے والے لوگ آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مر گیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں مُعلّق رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ

کی رحمت سے محروم ومایوس رہے گا اور اگر کسی کی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اُسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اُسے ذبح کیا جائے گا تو اُس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہی ہو جائے گا جیسا پہلے تھا، اس کے بعد پھر اُسے ذبح کیا جائے گا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقیّد رکھا جائے گا اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

یہی حال اُس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىٕلَتْ

ترجمہ: اور جب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے۔(کنزالایمان)

یعنی، پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا یا زندہ درگور کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہو گا اور کہے گا: اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ اس بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا کس لئے تو نے اسے قتل کیا، کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا؟ سن لے میں نے قتلِ نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔ اے میرے فرشتوں! اس عورت کو

داروغۂ جہنم مالک کے سپرد کردو تاکہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کردے، توفرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھوکتے پکڑلیں گے کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔ پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیر ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کرلے جائیں گے اور داروغۂ جہنم اسے احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا، وہ کنواں بہت عمیق ہے اور اُس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ''نارالانیار'' ہے جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے ۔ اُس میں درندے، بھیڑیئے ، سانپ اور بچھو ہیں جو مُعذَّبین (عذاب میں مبتلا لوگوں) کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے ۔ پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰه مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کو قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔ کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو۔ جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتّٰی کہ وہ مرجائے اور اُسے بغیر حاجت کے ذبح کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اُس کی آواز ہوگی وہ کہے گی: اے رب! میں سوال کرتی ہوں اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و

عذاب پہنچایا اور کس لئے مجھے مار ڈالا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا، میں ضرور ہر اُس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو اذیت دی، ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا جب تک کہ ظالم سے مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں''۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں مَلِکُ الدّیان ہوں میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا۔ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں ظلم کا بدلہ ضرور لوں گا''۔ اگر کسی نے کسی کو طمانچہ مارا یا ہاتھ مروڑا میں اسے آگ کے سینگوں سے ضرور گھائل کراؤں گا اور اگر کسی نے کسی کو لکڑی چبھوئی تو میں اسے لکڑی کی سولی پر چڑھا دوں گا۔ اگر کسی کو پتھر سے زخمی کیا ہے تو میں اس کو پتھر کی سولی دوں گا اور وہ جنت میں داخل نہ ہو گا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کرے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے تو جس طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُسی طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

فائدہ:

جس طرح مشرک مُخلد فِی النّار ہے اُسی طرح قاتلِ نفس بھی مُخلد فی النّار ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے اُسی طرح اُس کا غضب قاتلِ نفس

پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اُسی طرح قاتلِ نفس پر لعنت بھیجتا ہے اور جس قاتل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت واقع ہوگئی تو وہ طبقاتِ جہنم پر مارا جائے گا یہاں تک کہ وہ درکِ اسفل تک دھنس جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے قاتلِ نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اُس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اُس کے لئے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے۔

لیکن اگر کسی نے توبہ کرلی تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے:

اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کیا مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زانی ہے اور وہ ایسا کرلیں وہ جہنم میں ڈالیں جائیں گے (یہاں تک) کہ آخر میں فرمایا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (یعنی بچے) کا اسقاط کیا اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں تضرُّع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا؛ کیوں کہ اُس کا ارشاد ہے ”اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے“۔

جنین کی دیت (خون بہا) یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت اگر چہ

صورت بن چکی ہو ورثاء کے لئے یعنی باپ بھائی کے لئے چھ سو درہم ہے، ان سے اس کی دیت لے لی جائے گی یا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

ترجمہ: اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کو آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار

دو مہینے کے روزے رکھے ، یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔(کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا

یعنی، جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا گویا کہ اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔

ایک جان کو قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا گویا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

قتل اور خُودکُشی:

حقیقت یہ ہے قتل اور خُودکُشی ایک ہی سے ہے فرق اتنا ہے کہ عُرف میں قتل کا لفظ دوسرے کو جان سے ختم کرنا اور خُودکُشی خود اپنی جان ختم کردینا۔ اسی لئے ان دونوں جرائم کا عذاب و سزا ایک ہے۔ فقیر ذیل میں ملی جلی روایات عرض کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ:

(۱)۔۔:کسی مسلمان کو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے یا خوف دلائے۔(ابوداؤد، طبرانی)

جب صرف ڈرانے کی یہ وعید ہے تو قتل یا خُودکُشی پر کتنی وعید ہوگی۔

(۲)۔۔:ایک سوتے ہوئے آدمی کی پاس رسی رکھی ہوئی تھی۔ دوسرے آدمی نے رسی کو اس طرح اُٹھایا کہ وہ آدمی ڈرا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کو ڈرانا حلال نہیں۔(ابوداؤد)

(۳)۔۔:ایک آدمی نے کسی شخص کا ہنسی سے جوتا چھپا دیا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو حیران کرنا یا ڈرانا ظلم عظیم ہے۔(بزار، طبرانی)

(۴)۔۔:جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس کو قیامت میں امن نہ دے۔(طبرانی)

(۵)۔۔:جس شخص نے اپنے کسی بھائی کی طرف لوہے کی چیز سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس فعل کو ترک نہ کردے اگرچہ وہ اس کا علاتی یا اخیانی بھائی کیوں نہ ہو۔(مسلم)

فائدہ:

مذاق میں بھی کسی کی طرف ہتھیار نہیں اُٹھانا چاہیے؛ کیوں کہ عادتاً بھائی کی طرف ہتھیار اُٹھانا قتل کے ارادے سے نہیں ہوتا لیکن سرکارِ دوعالم ﷺ نے اس کو بھی منع فرمایا۔

(۶)۔۔:کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ بھی نہ کرو تمہیں کیا خبر کہ شیطان تمہارے ہاتھ سے اس ہتھیار کو مُشارٌ اِلیہ تک پہنچادے اور تم جہنم کے گڑھوں میں کسی گڑھے میں جا پڑو۔(بخاری و مسلم)

(۷)۔۔:قاتل اور مقتول جب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں تو دونوں جہنمی ہیں۔کسی نے دریافت کیا کہ مقتول کا کیا قصور ہے؟فرمایا:وہ بھی اپنے مدِّ مقابل کے قتل کا ارادہ کرتا تھا ،یہ اتفاقی امر ہے کہ وہ بجائے قتل کرنے کے خود قتل ہوگیا۔(بخاری و مسلم)

(۸)۔۔:قیامت میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا۔(بخاری و صحاح)

(۹)۔۔:سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان میں شرک اور قتلِ نفس کو بھی شمار کیا ہے۔(بخاری و مسلم)

(۱۰)۔۔:ایک مومن کے ناحق قتل کئے جانے سے خدا کے نزدیک ساری دنیا کو مٹا دینا زیادہ آسان ہے۔(ابن ماجہ)

(۱۱)۔۔:اگر سارے زمین اور آسمان والے مل کر کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا۔(طبرانی)

(۱۲)۔۔:جس نے کسی مسلمان کے قتل کرنے کی حمایت میں آدھی بات بھی کہی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے نااُمید ہے۔(ابن ماجہ)

(۱۳)۔۔:ہر گناہ کے متعلق یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا لیکن

کفر پر مرنا اور کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کردینا یہ دونوں جرم ناقابلِ معافی ہیں۔(نسائی)

(۱۴)۔۔:حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں مقتول کا سراُس کے ہاتھ میں ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے ہوگا۔ مقتول کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا یہ اُسی حالت میں عرش کے نزدیک پہنچ کر عرض کرے گا الٰہی اس نے مجھے قتل کیا ہے۔ حضرتِ حق کی طرف سے قاتل کو ہلاکت کو پیغام سنایا جائے گا اور دوزخ میں داخل کردیا جائے گا۔(ترمذی)

(۱۵)۔۔:قاتل کا فرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں ہوتے۔(ابی داؤد)

(۱۶)۔۔:جس نے کسی مُعاہداور ذِمّی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔(بخاری)

ذِمّی اور مُعاہد وہ کافر ہے جو مسلمانوں کی حکومت میں رہتا ہے اور مسلمانوں نے اس کو امن دیا ہو۔

(۱۷)۔۔:جس نے کسی ذِمّی کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت کو حرام کردے گا۔(ابی داؤد)

(۱۸)۔۔:جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور پھر جس طرح اپنی جان کو ہلاک کیا اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے

گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا۔(بخاری)

فائدہ:

جس فعل سے خُودکُشی کا وقوع ہوا ہے وہ دوزخ میں اس فعل کا اس کے ساتھ استعمال ہوتا رہے گا۔

(۱۹)۔۔:جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کا دوزخ میں گلا گھونٹا جائے گا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا۔(بخاری)

(۲۰)۔۔:ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خُودکُشی کرلی تو حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا۔(ابن حبان)

(۲۱)۔۔:ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "میرے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت حرام کردی۔(بخاری)

(۲۲)۔۔:جس نے کفر پر قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے (یعنی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ باوجود جھوٹے ہونے کے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہودی یا نصرانی ہوکر یا کافر ہوکر مروں تو ایسے شخص کے لئے فرمایا کہ اس نے جیسا کہا اس کے لئے ویسا ہی ہوگا)جس نے اپنی جان کو قتل کیا تو قیامت کے دن اس پر سخت عذاب ہوگا۔ مسلمان پر لعنت کرنا اس کے ہم پلہ ہے۔کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگانا، اس کو قتل کردینے کے برابر ہے جس نے اپنی جان کو کسی چیز سے ذبح کیا تو وہ قیامت کے

دن اُس چیز سے ذبح کیا جائے گا۔(بخاری و مسلم)

(۲۳)۔۔:کسی مقتول کے پاس جاکر کھڑے نہ ہو شاید کہ وہ مظلوم ہو اور تم بھی خدا کے غصے کی لپیٹ کے میں آجاؤ۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقتول مظلوم کی امداد نہ کی اور محض تماشائی بن کر چلے گئے تو اندیشہ ہے کہ خدا کا غصہ ایسے لوگوں پر نازل ہو جائے۔

(۲۴)جہاں کوئی شخص ظلماً مارا جاتا ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے اور پھر اگر کوئی شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے مقتول کی اعانت نہ کرے تو وہ بھی لعنت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(بیہقی، طبرانی)

(۲۵)جس نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ناحق برہنہ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر سخت غضبناک ہو گا۔(طبرانی)

☆بیان کیا جاتا ہے کہ اکثر ظالم سزا دیتے وقت پیٹھ کو ننگا کر دیا کرتے ہیں تو یہ ان ظالموں کے لئے ہے جو کسی شخص کو ناحق مارنے کے لئے اس کے کپڑے اتروا کر اس کو برہنہ کریں۔

(۲۶)۔۔:حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے تو کیا ہی اچھا ہے اور تیری خوشبو کیا ہی بھلی ہے اور تیری حرمت و عزت کس قدر بلند پایہ ہے، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، خدا کے نزدیک ایک مسلمان کے خون اور اُس کے مال کی حُرمت تیری حُرمت سے کہیں زیادہ ہے۔

(۲۷)۔۔: شیطان کے لئے یہ امر انتہائی مُسرت کا باعث ہے کہ دو مسلمان کو بھڑکا کر ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرا دیا جائے۔ (ابن حبان)

(۲۸)۔۔: قیامت کے دن جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جو میدانِ حشر کی مخلوق کو خطاب کرتے ہوئے کہے گا، میں اس لئے مقرر کی گئی ہوں کہ تین قسم کے آدمیوں کو جہنم میں گھسیٹ کر لے جاؤں۔ ایک مشرک کو، دوسرے سرکش متکبر کو، تیسرے اُس قاتل کو جس نے ناحق کسی انسان کو قتل کیا۔

(۲۹)۔۔: ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفار سے جہاد کر رہا تھا آپ ﷺ نے اُسے دیکھ کر فرمایا ہماری جماعت میں یہ جہنمی ہے۔ لوگوں کو حضور ﷺ کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنمی کیسے ہوگا؟ چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا یہاں تک کہ وہ شخص زخموں سے چور ہو کر گر پڑا اور زخموں کی تکلیف نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی تو وہ جو نگرانی کر رہا تھا، بھاگا ہوا سرکار ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اُس سے ایسا فعل سرزد ہو جاتا ہے جس کے باعث وہ جہنم میں جھونک دیا جاتا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف کو تفصیلی طور پر مع فوائد فقیر نے اسی رسالہ کے ابتدا میں عرض کر دیا ہے۔

اختتامیہ

فقیر نے اختصاراً چند روایات اور ہدایات عرض کردی ہیں سمجھدار کے لئے بہت بڑا سامان ہے، بے سمجھ نہ سمجھے تو وہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے طفیل بخشے۔ آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح **محمد فیض احمد اُویسی** رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۸ محرم الحرام ۱۴۲۲ھ، بروز منگل ۱۱ بجے صبح

ماخذومراجع

البحر الذخار المعروف بمسند البزار؛ مولف:إمام ابوبکر أحمد عمرو بن عبد الخالق بزار، (م: ۲۹۲ھ)،ناشر: مکتبة العلوم والحکم ،الطبعة الأولی، ۱۴۲۴ھ۔۲۰۰۴م

السنن الکبری للبیہقی؛ مولف: امام أبو بکر أحمد بن حسین بن علی البیہقی،(م:۴۵۸ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت،الطبعة الأولی،۱۴۲۴ھ۔۱۹م

القرآن لحکیم

المعجم الأوسط؛ مولف:إمام أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی،(م:۳۶۰ھ)، ناشر: دار الفکر ،بیروت، الطبعة الأولی،۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹م

المعجم الکبیر؛ مولف:إمام أبو القاسم سلیمان بن أحمد بن أیوب الطبرانی،(م:۳۶۰ھ)، ناشر: دار الفکر ،بیروت، الطبعة الأولی،۱۴۲۰ھ۔۱۹۹۹م

المقاصد الحسنة، شمس الدین، محمد بن عبد الرحمن، (ت:۹۰۲ھ)، محقق: محمد عثمان الخشت، بیروت: دار الکتب الأولی، ۱۹۸۸ء

بہارِ شریعت، صدر الشریعة مفتی امجد علی اعظمی،ناشر مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

سنن ابن ماجہ؛مولف: إمام أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی،(م:۲۷۳ھ)،ناشر: دار الکتب العلمیة،بیروت،الطبعة الأولی

۱۴۱۹ھ۔۱۹۹۸م

سنن أبي داود؛ مولف: إمام أبو داؤد سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستانی، (م:۲۷۵ھ)، ناشر: دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، ۱۴۳۰ ھ-۲۰۰۹ م

سنن الترمذی؛ مولف: امام أبو عیسی محمد بن عیسی، ترمذی، (م: ۲۷۹ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت

سنن نسائی، مؤلف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (م: ۳۰۳ھ) تحقیق،، حلب: المطوعات الاسلامية.

صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان؛ مولف: إمام علاء الدین علی بن بلیان فارسی، (م:۷۳۹ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعة الأولى، ۱۴۱۷ھ۔۱۹۹۶م

صحیح بخاری، مؤلف: امام محمد بن اسمعیل بخاری، (م:۲۵۶ھ)، ناشر: دار ابن کثیر، الیمامة - بیروت

صحیح مسلم؛ مولف: إمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشیری، (م:۲۶۱ھ)، ناشر: دار الکتب العلمیۃ، بیروت

قرة العيون ومفرح القلب المحزون أو عقوبة اهل الكبائر، مؤلف: فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ، مطبعة ومكتبة النصر، مصر

مدارج النبوت، مترجم: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ، ناشر: شبیر برادرز، لاہور

مسند الإمام أحمد بن حنبل؛ مولف مولف: إمام احمد بن حنبل، (م ۲۴۱ھ)، ناشر: عالم الکتب لطباعة والنشر والتوزیع، الطبعة الأولى: ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸م

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)-عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی
عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)-عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی
محرم میں نکاح-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی	کافر سے سود-عبد مصطفی
میں خان تو انصاری-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی
جرمانہ-عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟-عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی
کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی	سفرنامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی
منصور حلاج-عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں-علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں-مولانا محمد سلیم رضوی	سفرنامہ عرب-مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت-مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں-عبد مصطفی

سنی کون ؟وہابی کون ؟-عبد مصطفی	علم نور ہے- محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے- محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا-فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت - محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق - مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین - ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر- امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال- مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت - سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی- مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات -ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں- مبشر تنویر نقشبندی	زر خانۂ اشرف- محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ- محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر- محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق-اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر- فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)- محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب -غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)- محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی -علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت - محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء ؟- مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں-ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم-ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی-ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ -دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف-علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام ؟-عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات - محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل-ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد- محمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی - محمد مبشر تنویر نقشبندی	میرے قلم دان سے (جلد 1) -احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1) -فیصل بن منظور	تحقیقات اویسیہ (جلد 1) -علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ - محمد آصف اقبال مدنی عطاری	رافضیوں کا رد - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں - علامہ مفتی فیض احمد اویسی	فتاوی کرامات غوثیہ - امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ - ابو عمر غلام مجتبی مدنی	رَضا یا رِضا -عبد مصطفی

AMO

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

enikah

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
amo.news/blog

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

(3) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

BOOKS

PS graphics

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm
9102520764

BANK DETAILS
Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

خودکشی

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**

For futher inquiry: info@abdemustafa.in

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)